124204 ـ دمہ کی سپرے استعمال کرنا

سوال

دمہ کے لیے استعمال کی جانے والی سپرے کی شکل میں دوائی سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا، برائے مہربانی جواب تفصیل سے دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دمہ کے لیے سپرے کی ڈبی ایک ایسی دوائی ہے جس میں سائل مادہ تین عناصر پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں: کیمائی مادہ، پانی اور آکسیجن.

جب اس سپرے کو دبا کر نکالا جاتا ہے تو اس سے دھویں کی شکل میں دوائی خارج ہوتی ہے، جب مریض اس کود باتا ہے تو یہ سپرے اور دوائی اس کے سانس کی نالیوں میں داخل ہوتی ہے، لیکن اس کا کچھ حصہ منہ میں حلق کے شروع میں ہی رہ جاتا ہے، اور قلیل سی مقدار اس کے پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے.

کچھ معاصر علماء کا کہنا ہے کہ یہ سپرے استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ: کیونکہ یہ سپرے جن مواد پر مشتمل ہے وہ مواد منہ کے ذریعہ معدے تک جاتے ہیں تو اس طرح اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا.

اور اکثر معاصر علماء کہتے ہیں کہ اس سپرے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور یہی قول صحیح ہے انہوں نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ اصل میں روزہ صحیح ہے، اور اس اصل سے صرف یقین ہونے پر ہی نکلا جا سکتا ہے، اور اس سپرے کی پھوار کا معدے میں جانا مشکوک ہے، یہ معدے میں جا بھی سکتی ہے اور نہ بھی جاتی، کیونکہ اصل میں یہ مادہ پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں میں جاتا ہے، لیکن یہ معدے میں بھی جا سکتا ہے، تو اس احتمال کے ساتھ روزہ نہیں ٹوٹ سکتا، پہلے قول کا ان علماء نے اس دلیل کے ذریعہ جواب دیا ہے.

2 ـ فرض کر لیں کہ اس دوائی کا کچھ حصہ بالفعل معدے میں چلا جاتا ہے تو یہ معاف کردہ ہے، اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس کو انہوں نے کلی اور مسواک پر قیاس کیا ہے.

کیونکہ کلی کا کچھ پانی روزے دار کے منہ میں باقی رہ جاتا ہے، اور اس میں سے کچھ نہ کچھ معدہ میں چلا جاتا

ہے، اس لیے اگر كوئى شخص ايسے پانى سے وضوء كرے جس ميں كوئى مواد ملا ہوا ہو، تو يہ مادہ كچھ دير بعد معدة ميں ظاہر ہو جائيگا، جو اس كو متاكد كرتا ہے كہ كلى كا پانى معدہ ميں جاتا ہے، ليكن يہ بہت ہى قليل مقدار ميں ہوتا ہے جو شريعت نے معاف كيا ہے، اور كلى كے باوجود اس كے روزے كو صحيح كا حكم ديا ہے، اور دمہ كى سپرے سے معدہ ميں جانے والى دوائى بہت ہى قليل مقدار ميں ہوتى ہے - يہ بھى اس وقت اگر يہ معدہ ميں جاتى ہو تو پھر - بلكہ كلى كے پانى سے بھى كم مقدار ميں تو اس طرح يہ بالاولى روزے كو نہيں توڑتا.

اور مسواك ميں ايسا مواد ہوتا ہے جو لعاب كے ساتھ مل كر حلق اور پھر معدہ ميں جا سكتا ہے، ليكن شريعت نے اسے بھى معاف كيا ہے اور اسے روزہ توڑنے والى اشياء ميں شامل نہيں كيا، كيونكہ يہ بہت قليل اور غير مقصود ہے.

تو اسى طرح دمہ كى سپرے سے معدہ ميں جانے والى چيز بھى بہت قليل مقدار ميں ہوتى ہے اور اس كا معدہ ميں لے جانا مقصود نہيں ہوتا، تو اس طرح مسواك پر قياس كرتے ہوئے يہ بھى روزہ نہيں توڑے گى.

اس سے ظاہر ہوا كہ دوسرا قول قوى ہے، اور ہمارے معاصر علماء كرام ميں سے يہى قول اختيار كرنے والوں ميں شيخ عبد العزيز بن باز، اور شيخ محمد بن عثيمين رحمہ اللہ اور عبد اللہ بن جبرين حفظہ اللہ اور مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام شامل ہيں، ہم نے ان كا فتوى سوال نمبر (37650) كے جواب ميں نقل كيا ہے اس كا مطالعہ كريں.

ديكھيں: مجلة مجمع الفقہ الاسلامى عدد نمبر (10) اس ميں معاصر اشياء ميں سے روزہ توڑنے والى اشياء كے متعلق كئى ايك موضوع بيان ہوئے ہيں.

اور مفطرات الصيام المعاصرة تاليف ڈاكٹر احمد الخليل (33 ـ 38) كا بھى مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .